بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانوروں پر دورانِ ذبح تسمیہ پڑھنے کی متفرق صورتیں
اور ان کا شرعی حکم

(Different forms of reciting tasmiyah on animals during slaughter
And their Shariah order)

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی.

أما بعد! متمدن دنیا جتنی ترقی کرتی جا رہی ہے اُسی حساب سے ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر کام کو آسان سے آسان تر بنایا جا رہا ہے، لیکن ساتھ ہی بہت سے جدید مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔ انہیں مسائل میں سے ایک مسئلہ ذبح کے دوران جانوروں پر اجتماعی تسمیہ پڑھنا بھی ہے۔ ذیل کے سطور میں ہم ان شاء اللہ اس پر مختصراً ایک تجزیاتی مطالعہ پیش کریں گے۔

1. اولاً تسمیہ کا معنی جان لینا ضروری ہے: تسمیہ باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں:
   سمّیٰ: نام رکھنا، کما فی القرآن: {و إنّی سمّیتہا مریم} [1]
   ترجمہ: میں نے اس [عمران کی بیٹی] کا نام مریم رکھ دیا ہے۔ [2]
   (اسی کا دوسرا معنی ہے) چیٹ یا نام کا لیبل لگانا۔ [3]
2. سماہ کذا و بکذا: نام دینا، لیبل یا عنوان دینا۔ [4]

---

(1) آل عمران: 36

(2) آسان ترجمہ قرآن: ص146

(3) (القاموس الجدید: 435)

(4) (القاموس الوحید: 805)

3. أهل بالتسمية على الذبيحة، أي رفع صوته بالبسملة وهي قول "بسم الله" على الذبيحة: ذبح ہونے والے جانور پر تسمیہ پڑھنا یعنی ذبیحہ پر بسملہ (بسم اللہ) پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرنا۔ (دیگر لغات بذریعہ گوگل سرچ)

ذبیحہ (ذبح کیے جانے والے جانور) پر تسمیہ پڑھنے کی دو صورتیں ہیں:

1) انفرادی طور پر پڑھنا

2) اجتماعی طور پر پڑھنا

ہماری بحث اجتماعی تسمیہ سے متعلق ہے اور انفرادی تسمیہ پڑھنا تو ایک عمومی اور واضح صورت ہے جس پر کلام کی ضرورت نہیں۔ اجتماعی تسمیہ پڑھنے کی چند صورتیں ہو سکتی ہیں:

1. ایک جانور کو چند آدمی ایک ساتھ ذبح کرتے وقت پڑھیں
2. مشین کے ذریعے جب کئی جانور ذبح کیے جا رہے ہوں تو اس وقت تسمیہ کی ریکارڈنگ چلا دی جائے
3. مشینی چھری کے پاس کھڑے ہو کر ایک آدمی مسلسل تسمیہ پڑھتا رہے
4. مشین چلانے والا شخص چلاتے وقت ایک بار پڑھ لے

درج بالا صورتوں میں سے پہلی صورت ہاتھ سے ذبح کرتے وقت اور بقیہ تین صورتیں مشینی ذبح کے وقت سے متعلق ہیں۔ ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

اجتماعی تسمیہ کی پہلی صورت:

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک شخص پر تسمیہ پڑھنا واجب ہے۔ بقیہ تین صورتوں میں قدرے تفصیل ہے۔ تفصیل سے قبل نصوص کی روشنی میں نفس تسمیہ کا حکم، حیثیت اور مختلف مذاہب کی نظر میں ان نصوص کا مصداق معلوم ہونا ضروری ہے، چنانچہ قرآنی آیت ملاحظہ ہو:

قال اللہ تعالی: {وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ}[1]

ترجمہ: اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُس میں سے مت کھاؤ، اور ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔[1]

---

[1] الانعام:121

اس کے علاوہ دیگر متعدد آیات سے تسمیہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ بہت سی احادیث سے بھی تسمیہ کا وجوب ثابت ہے، چنانچہ دو حدیثیں ملاحظہ ہوں:

عن عباية بن رفاعة بن رافع، عن جده رافع بن خديج قال (عباية في حديث طويل): وقال جدي:< أفنذبح بالقصب؟ فقال: ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل.>[2]

ترجمہ: حضرت عبایہ ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میرے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے) فرمایا: کیا ہم جانور کو بانس کے چھلکے سے ذبح کرسکتے ہیں ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی چیز خون بہادے اور اس جانور پر اللہ کا نام لے لیا گیا ہو تو اسے کھالو۔

عن عدي بن حاتم،قال:< قلت: يا رسول الله ! أرأيت إن أحدنا أصاب صيدا وليس معه سكين ،أيذبح بالمروة وشقة العصا؟ فقال: أمرر الدم بما شئت، واذكر اسم الله عز وجل.>[3]

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر ہم سے کوئی شخص شکار کیا ہوا جانور پکڑے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ اس جانور کو کانچ اور لکڑی کے چھلکے سے ذبح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : جس چیز سے بھی چاہو خون بہادو اور اس موقعے پر اللہ کا نام لو۔

مذکورہ تمام نصوص کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بوقتِ ذبح تسمیہ پڑھنا واجب ہے۔

---

(1) آسان ترجمہ قرآن: ص306

(2) صحیح البخاري: 7/91، رقم الحدیث: 5498

(3) سنن ابوداود: 3/102، رقم الحدیث: 2824

تسمیہ کی حیثیت:

قرآنی آیات اور احادیث کی رُو سے تسمیہ شرعی ذبح کے تمام مراحل میں لاگو ہونے والی شرائط میں سے ایک اہم شرط ہے، کیونکہ اس کے بغیر ذکاۃ شرعیہ ادا نہیں ہو سکتی چنانچہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

"... أن ذكر اسم الله تعالى من أهم العناصر التي تحل للمسلم أكل لحم الحيوان ،ولم يكتف القرآن ببيان ذلك في آية أو آيتين ،و إنما ذكرهذا الركن في كل من الذبيحة والصيد و الأضحية بصفة مستقلة ، و أنكر على من يتركه إنكاراً بليغاً ." (1)

ترجمہ: بلا شبہ ذکر کرتے ہوئے اللہ کا نام لینا ان اہم عناصر میں سے ہے جس کے نتیجے میں مسلمان کے لیے جانور کا گوشت حلال ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک یا دو آیت کے بیان پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ ہر اس موقعے پر جہاں ذبیحے یا شکار یا قربانی کا ذکر ہوا ہے، اس رکن (تسمیہ) کو ایک مستقل وصف کے طور پر بیان فرمایا اور بسم اللہ چھوڑنے والے پر شدت سے نکیر فرمائی۔

ایک جگہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"قوله :"وذكرت اسم الله عليه" هذا دليل الجمهور في اشتراط التسمية عند الذبح أو الصيد"(2)

---

(1) بحوث في قضايا فقهية معاصرة: 1/382

(2) تکملہ فتح الملہم: 3/483

ترجمہ:"وذکرت اسم اللہ علیہ"کا یہ قول ذبح کرتے یا شکار کرتے وقت تسمیہ کے شرط ہونے پر حضرات جمہور کی دلیل ہے۔

مندرجہ بالا عبارات سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ تسمیہ کی حیثیت ایک اہم شرط اور رکن کی ہے اور قصداً اسے ترک کرنا جانور کی حلت کو ختم کر دیتا ہے۔

ثانیاً یہ دیکھنا ہے کہ تسمیہ سے متعلق مختلف مذاہب کا موقف کیا ہے؟ چنانچہ عرض ہے کہ جمہور فقہائے کرامؒ کے نزدیک ذبح شرعی کے لیے تسمیہ ضروری ہے، قصداً ترک کی صورت میں جانور حلال نہیں ہو گا، چنانچہ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں لکھاہے:

" ذهب الجمهور إلى اشتراط تسمية الله تعالى عند التذكر والقدرة. فمن تعمد تركها وهو قادر على النطق بها لا تؤكل ذبيحته – مسلما كان أو كتابيا – ومن نسيها أو كان أخرس أكلت ذبيحته." [1]

ترجمہ: حضراتِ جمہور یاد دہانی اور قدرت کے وقت اللہ تعالی کا نام لینے کو شرط قرار دینے کے قائل ہیں، چنانچہ جو شخص تسمیہ کی ادائیگی پر قدرت کے باوجود اسے چھوڑ دے تو اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، چاہے مسلمان ہو یا اہل کتاب ہو اور جو شخص اسے بُھول کر ترک کردے یا وہ گونگا ہو تو اس کا ذبیحہ کھایا جائے گا(یعنی ذبیحہ حلال ہو گا)۔

([1]) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:189/21

اگر کوئی بُھول کر تسمیہ ترک کردے تو حنفیہ ومالکیہ کے ہاں چاہے ذبح اختیاری ہو یا اضطراری، بہر صورت ذبیحہ حلال ہے، کیونکہ بھولنا شریعتِ اسلامیہ میں معفُو ہے[1] لیکن اگر تحقیراً ترک کردے تو جانور حرام ہو جائے گا۔

مذہب حنبلی میں بھولنا فقط ذبح اختیاری میں معفو ہے باقی میں نہیں۔

امام شافعیؒ کا قول مختلف ہے، ان کی عبارت سے تسمیہ کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے، لیکن ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ علی الاطلاق یہ کہدینا کہ امام شافعیؒ کے ہاں قصداً ترکِ تسمیہ میں بھی کوئی حرج نہیں، یہ درست نہیں بلکہ ترکِ تسمیہ اگر تحقیراً ہو یا اس کی عادت بنالے تو ان کے ہاں بھی ذبیحہ حرام ہوگا، چنانچہ امام شافعیؒ کی کتاب "کتاب الأم" کی عبارت ملاحظہ ہو:

قال الشافعي رحمه الله : وإذا أرسل الرجل المسلم كلبه أو طائره المعلمين، أحببت له أن يسمي فإن لم يسم ناسيا فقتل أكل؛ لأنهما إذا كان قتلهما كالذكاة، فهو لو نسي التسمية في الذبيحة أكل ؛لأن المسلم يذبح على اسم الله عز وجل وإن نسي.[2]

ترجمہ: اگر کوئی مسلمان اپنا سدھایا ہوا کتا یا پرندہ شکار کے لیے چھوڑے تو اس کو چاہیے "بسم اللہ" پڑھے اور اگر وہ بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور وہ کتا یا پرندہ شکار کردہ جانور کو قتل کردے تب بھی اس جانور کھالے ،اس لیے کہ ان دونوں (سدھائے ہوئے جانوروں) کا قتل کرنا "ذکاۃ شرعی" کے حکم میں ہے، جیسے

([1]) چنانچہ اس سے متعلق حدیث ملاحظہ ہو:عن موسى بن وردان قال: سمعت عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: < وضع الله عن أمتي الخطأ والنسيان، وما استكرهوا عليه >. (السنن الکبریٰ للبیہقیؒ:7/584،رقم الحدیث:15096)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے میری امت سے خطا، بھول چوک اور جن ممنوعہ چیزوں پر وہ مجبور کیے جائیں، ان سے درگزر کرلیا ہے۔

([2]) کتاب الام:2/249

کہ اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کو کھالے ،اس لیے کہ مسلمان اللہ کے نام پر ہی ذبح کرتا ہے اگر چہ بھول جائے۔[1]

مذکورہ عبارت میں نسیاناً ترک کی صورت میں جانور حلال ہونے کی تصریح تو ہے، لیکن قصداً ترک کی صورت میں حلال ہونے کی تصریح نہیں ہے بلکہ تحقیراً واستخفافاً (حکم شرعی کو معمولی اور ہلکا سمجھتے ہوئے) ترک کی صورت میں جانور کے حرام ہونے کا ذکر موجود ہے، چنانچہ آگے لکھتے ہیں:

أن المسلم إن نسي اسم الله تعالى أكلت ذبيحته، وإن تركه استخفافا لم تؤكل ذبيحته.[2]

ترجمہ: مسلمان اگر بھول کر بسم اللہ چھوڑدے تو اس کا ذبیحہ کھایا جائے گا اور اگر استخفافاً چھوڑدے تو اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔[3]

اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی ذبیحے کی حلت ایک حد تک محدود ہے، مطلقاً نہیں، لہذا اگر کوئی تحقیراً ترک کردے تو ذبیحہ حلال نہیں ہو گا، البتہ اگر تحقیراً نہ ہو، بلکہ ایسے ہی چھوٹ جائے تو ذبیحہ حلال ہو گا ،لیکن مکروہ پھر بھی ہو گا، چنانچہ امام نَوَوِیؒ لکھتے ہیں:

التسمية مستحبة عند الذبح، والرمي إلى الصيد، وإرسال الكلب. فلو تركها عمدا أو سهوا، حلت الذبيحة، لكن تركها عمدا، مكروه على الصحيح.[4]

ترجمہ: بوقتِ ذبح، شکار پر تیر پھینکتے وقت اور (شکاری) کُتا چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھنا مستحب ہے اگر تسمیہ جان بوجھ کر یا

---

[1] ترجمہ منقول از فقہی مقالات: 4/182

[2] کتاب الام: 2/254

[3] ترجمہ منقول از فقہی مقالات: 4/183

[4] روضۃ الطالبین: 3/205

بھولے سے ترک کردے تو ذبیحہ حلال ہوگا، لیکن جان بوجھ کر
تسمیہ کا ترک صحیح قول کے مطابق مکروہ ہے۔

حاصلِ بحث یہ ہے کہ حضرات جمہورِ فقہاءؒ کے نزدیک تسمیہ کی حیثیت وجوب کی ہے اور نصوص کا مصداق بھی وجوب پر دلالت کرنے میں صریح ہے۔ جہاں تک امام شافعیؒ کا اس معاملے رخصت دینے کی بات ہے تو نصوص سے اس قول کو تقویت نہیں مل سکی ہے۔

مندرجہ بالا بحث کے بعد اب اسی مسئلہ کی طرف عود کرتے ہیں یعنی اجتماعی تسمیہ کی چار صورتوں میں سے بقیہ تین صورتوں کا کیا حکم ہے؟

بقیہ تین صورتوں کا تعلق مشینی ذبیحے سے ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دور حاضر میں اجتماعی تسمیہ کا مسئلہ مشینی ذبح کے وقت ہی پیش آتا ہے۔ علماء کرام نے مشینی ذبح کے کئی قابلِ اعتراض امور بیان کیے ہیں، جن میں سب سے بڑا قابل اعتراض امر یہی ہے کہ وجوب تسمیہ کا بالکلیہ چھوٹ جانا یا اس طرح ادا ہونا جو شرعاً غیر معتبر ہے۔

اجتماعی تسمیہ کی دوسری صورت:

اسی طرح دوسری صورت یعنی تسمیہ کی ریکارڈنگ چلانا بھی شرعاً معتبر نہیں، کیونکہ تسمیہ پڑھنا ذابح پر بوقت ذبح واجب ہے، چنانچہ تسمیہ سے متعلق چار شرائط ملاحظہ ہوں:

1. اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی بھی نام پکارا جائے، البتہ -بسم اللہ و اللہ اکبر- پڑھنا مستحب ہے۔
2. تسمیہ لازماً عمل ذبح انجام دینے کی نیت سے ہو۔
3. تسمیہ فعل ذبح کے ساتھ ساتھ یا اس سے متصل پہلے ہو۔
4. ہر جانور پر الگ الگ تسمیہ پڑھا جائے۔[1]

([1]) حلال و حرام کے شرعی احکام: 413

مذکورہ شرائط کے تحت مزید سات امور اور بھی ہیں، جن میں سے پہلا یہ ہے کہ تسمیہ صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ذابح خود تسمیہ پڑھے۔

درج بالا شرائط کے تحت اگر اجتماعی تسمیہ کی اس دوسری صورت کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ریکارڈنگ کی حیثیت فقط ایک آلہ کی ہے اور یہ آلہ، آلہ ہے نہ کہ ذابح۔ یہ ٹیکنالوجی کے مقررہ اصول پر ایک آواز کو مکرر دہرا رہا ہے اور بے حس وارادہ ہے، چنانچہ جب یہ شرط ہی باطل ٹھہری تو بقیہ شرائط کا کیا اعتبار کیا جائے اور آلہ کی نیت کا کیا اعتبار کیا جائے؟ لہذا اس صورت میں نہ ذبیحہ حلال ہو گا اور نہ یہ طریقہ شرعاً معتبر ہو گا۔

اجتماعی تسمیہ کی تیسری صورت:

اجتماعی تسمیہ کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص مشینی چھری کے پاس کھڑے ہو کر مسلسل تسمیہ پڑھتا رہے۔ یہ صورت بھی شرعاً بوجوہ معتبر نہیں:

- پہلی وجہ تو یہ ہے کہ تسمیہ ذابح پر واجب ہے، جبکہ اس شخص کا عملِ ذبح سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ ذبح کا عمل تو مشینی چھری انجام دے رہی ہے۔
- دوسری وجہ یہ ہے کہ مرغیاں چونکہ تیزی کے ساتھ ذبح ہو رہی ہوتی ہیں، اس لیے ہر ایک پر تسمیہ پڑھنا ممکن نہیں۔
- تیسری وجہ یہ ہے کہ تسمیہ پڑھنے والے کو اپنی دیگر ضروریات بھی پیش آتی ہیں، چنانچہ وہ ساتھ ہی ان کو بھی انجام دیتا ہے اور اس کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔

مذکورہ تمام امور کے پیش نظر یہ تیسری صورت بھی شرعاً غیر معتبر ہے اور ذبیحہ حلال نہیں ہو گا۔

اجتماعی تسمیہ کی چوتھی صورت:

اجتماعی تسمیہ کی چوتھی اور آخری صورت یہ ہے کہ مشین چلاتے وقت ایک بار تسمیہ پڑھ لے تو وہ بعد کے لیے کافی ہو جائے۔

بعض علماءِ عرب اس صورت کے جواز کے قائل ہیں، جو "اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء" کے علماء کرام کے فتوی سے واضح ہے، چنانچہ ان حضرات سے سوال کیا گیا جس کا بامحاورہ ترجمہ درج ذیل ہے:

"مشینی آلات کے ذریعے ایک وقت میں دسیوں مرغیاں ایک تسمیہ کے ساتھ ذبح کرنے کا کیا حکم ہے؟اور اگر ایک شخص بڑی تعداد میں مرغیاں ذبح کر رہا ہو تو ایک تسمیہ کافی ہے یا ہر مرغی پر مستقل تسمیہ پڑھنا ضروری ہے؟"

اس سوال کا جواب چار شقوں میں دیا گیا، ان میں سے پہلی اور چوتھی شق میں یہ لکھا ہے:

"جدید آلات بشرطیکہ وہ تیز دھار ہوں اور حلقوم و مری (سانس اور کھانے کی نالی) کاٹ دیں تو ان کے ذریعے ذبح جائز ہے۔

ضروری ہے کہ تذکیہ محل ذبح میں واقع ہو اور مری وودجان (سانس کی دونالیاں) دونوں یا ان میں سے کوئی ایک رگ کاٹ دی جائے"۔

یہاں ہمارا مقصود دوسری اور تیسری شق کو بیان کرنا ہے، چنانچہ ان کی عبارت مع ترجمہ ملاحظہ ہو:

"ثانيا: إذا كانت الآلة تذبح عددا من الدجاج في وقت واحد متصل، فتجزئ التسمية مرة واحدة ممن يحرك الآلة حين تحريكه إياها بنية الذبح بشرط كون الذابح المحرك مسلما، أو كتابيا.

ثالثا: إذا كان الشخص يذبح بيده، فيجب أن يسمي تسمية مستقلة على كل دجاجة يذبحها لاستقلال كل دجاجة بنفسها".[1]

ترجمہ: دوسری بات یہ کہ جب کوئی آلہ ایک ہی وقت میں لگاتار کئی مرغیاں ذبح کرے تو آلہ چلانے والے شخص کا آلہ

(1) فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ:22/463، 464، رقم الفتویٰ:21165

چلاتے وقت ذبح کی نیت سے ایک بار تسمیہ پڑھنا کافی ہو گا
بشرطیکہ آلہ چلانے والا ذابح مسلمان یا اہل کتاب ہو۔
تیسری بات یہ کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہو
تو ہر مرغی کو ذبح کرتے وقت اس پر مستقل تسمیہ پڑھنا ضروری
ہے، کیونکہ ہر مرغی اپنی جگہ مستقل ہے۔

درج ذیل فتوی ملاحظہ کرنے کے بعد چند باتیں ملاحظہ ہوں:

1) اس کی دوسری شق میں ایک ہی مرتبہ تسمیہ پڑھنے کو کافی قرار دیا گیا اور تیسری شق میں ہاتھ سے ذبح کرنے والے کے لیے ہر مرغی پر مستقل تسمیہ پڑھنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب دونوں طریقے، ذبحِ اختیاری کے ہیں تو حکم میں یہ تفریق کیوں؟ کہ مشینی ذبح میں ایک بار ہی تسمیہ کافی ہے اور ہاتھ والے ذبح میں ہر مرتبہ مستقل تسمیہ ضروری ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ہاتھ سے ذبح کرنے میں نص کی صراحت ہے تو پھر یہ سوال ہو گا کہ مشینی ذبح میں اس حکم کے لاگو ہونے میں کونسی دلیلِ مانع ہے؟ اگر کوئی دلیلِ مانع نہیں تو ایک ہی بار تسمیہ کے کافی ہونے کی کیا دلیل ہے؟

2) ممکن ہے کہ اس مسئلے کو دو ہم مثل فقہی جزئیات پر قیاس کیا جائے، مثلاً: دو بکریوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر اور اسی طرح کئی چڑیوں کو ہاتھ میں لے کر یکبارگی ذبح کرنا، لیکن یہ قیاس بھی درست نہیں، کیونکہ مذکورہ دونوں مسئلوں میں ذبح کی کاروائی ایک ہی مرتبہ ہوئی ہے، جبکہ مشینی ذبح میں یکے بعد دیگرے کئی کاروائیاں ہوتی ہیں، مزید وضاحت آگے آرہی ہے۔

3) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اجتماعی تسمیہ کے اس مسئلے کو شکاری کتے کے چھوڑنے پر قیاس کیا جائے، یعنی کہ شکاری کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑ دیا جائے اور وہ مختلف جانوروں کا شکار کرتا رہے، باوجودیکہ تسمیہ بھی ایک ہے اور شکار کرنے کی کاروائیوں کے درمیان فاصلہ بھی ہے، لیکن اس کے باوجود تمام شکار

کردہ جانور از روئے شرع حلال شمار ہوں گے۔ اس مسئلے پر قیاس کرنا بھی درست نہیں، کیونکہ شکار کے مسئلے کا تعلق ذکاۃ اضطراریہ سے ہے اور ہماری بحث ذکاۃ اختیاریہ سے متعلق ہے۔[1]

واضح رہے کہ ماقبل میں اجتماعی تسمیہ کی دوسری صورت کی چار شرائط بیان کی گئی تھیں[2]، ان میں سے دوسری صورت کی مزید وضاحت یہ ہے کہ تسمیہ، جانور کو عین ذبح کرتے وقت یا اس سے کچھ پہلے پڑھنا چاہیے، گویا کہ ذبح کرنے کے بعد تسمیہ پڑھنے کا اعتبار نہیں، کیونکہ تسمیہ کی مشروعیت ذبح کے لیے ہوئی ہے اور ذبح کے بعد تسمیہ کا وقت نہ رہا، لہذا اس حوالے سے کوتاہی ایک بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے اور وہ ایک حلال جانور کا حرام ہو جانا ہے، چنانچہ شیخ نظام الدینؒ فرماتے ہیں:

"وأما وقت التسمية فوقتها على الذكاة الاختيارية وقت الذبح لا يجوز تقديمها عليه إلا بزمان قليل لا يمكن التحرز عنه، وأما وقت الاضطرارية فوقتها وقت الرمي والإرسال.

وأما الذي يرجع إلى محل الذكاة: (فمنها) تعيين المحل بالتسمية في الذكاة الاختيارية، وعلى هذا يخرج ما إذا ذبح وسمى، ثم ذبح أخرى يظن أن التسمية الأولى تجزئ عنهما لم تؤكل فلا بد أن يجدد لكل ذبيحة تسمية على حدة". [3]

ترجمہ: اور جہاں تک تسمیہ کہنے کے وقت کی بات ہے تو ذبح اختیاری میں اس کا وقت (عین) ذبح کے وقت ہے۔ اس سے پہلے جائز نہیں، الّا یہ کہ اتنا وقت پہلے ہو جس سے بچنا ممکن نہیں، تو کوئی

([1]) تفصیل کے لیے رجوع کریں: بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ: 2/425،426

([2]) دیکھیے صفحہ نمبر 4

([3]) فتاوی عالمگیریہ: (5/286)

حرج نہیں اور جہاں تک ذبح اضطراری کے وقت کی بات ہے تو اس کا وقت تیر پھینکتے وقت اور شکاری جانور چھوڑتے وقت ہے۔

اور ذبح کرنے کی جگہ سے متعلق جو شرائط ہیں، ان میں سے ایک یہ کہ مقامِ ذبح کا تعین ذبح اختیاری میں تسمیہ کے ذریعے ہو گا اور اسی بنیاد پر یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی آدمی ایک جانور تسمیہ پڑھ کر ذبح کرے پھر دوسرا جانور یہ گمان کرتے ہوئے ذبح کرے کہ پہلا تسمیہ دونوں جانوروں کے لیے کافی ہو گا، تو یہ ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، لہذا ہر ذبیحہ پر علیحدہ نئے سرے سے تسمیہ پڑھنا ضروری ہے۔

مذکورہ عبارت سے چند نکات واضح ہوتے ہیں:

1) ذبح اختیاری میں تسمیہ عین ذبح کے وقت پڑھا جائے گا۔ لہذا اس سے مقدم یا مؤخر کرنا جائز نہیں۔

2) ذبح سے اتنے وقت پہلے تسمیہ پڑھنے کی اجازت ہے جس سے بچنا ممکن نہ ہو، لہذا ذبح سے زیادہ پہلے پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ بیچ میں فصل آنے کی وجہ سے ذبیحہ حرام ہو جانے کا خدشہ ہے۔

3) ذبح اضطراری میں تیر پھینکتے وقت اور شکاری جانور چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھا جائے گا۔ اسے ذبح اختیاری پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دونوں کی صورتیں اور احکام مختلف ہیں۔

4) ہر ذبیحہ کے لیے الگ اور نئے سرے سے تسمیہ ضروری ہے۔

یہی بات در حقیقت جمہور اور بعض عرب علماء کے مابین اصل نکتہ اختلاف ہے۔ بعض عرب کے علماء مشینی ذبح کی تمام کاروائیوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں، جبکہ ہمارے نزدیک مشینی ذبح کی تمام کاروائیاں علیحدہ اور مستقل ہوتی ہیں۔ ذبح در اصل جانوروں کی رگیں کاٹنے کا نام ہے۔ جب بھی کسی جانور کی رگیں کاٹی جائیں گی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ذبح کی ایک کاروائی مکمل ہو چکی۔ اب جب دوسرے جانور کی باری آئے گی تو وہ ماقبل سے الگ دوسری کاروائی شمار ہو گی، لہذا فقہی نقطہ نظر سے جب تسمیہ پڑھ کر کوئی شخص مشین چلائے گا تو پہلی مرغی یا جانور کو تسمیہ کے ساتھ ہی ذبح

کرنا قرار پائے گا اور حلال ہو گا، کیونکہ اس کاروائی کا تعلق مشین چلانے والے شخص سے ہو گا اور بقیہ کاروائیوں کا تعلق اس شخص سے نہیں، بلکہ بجلی کی قوت سے ہے، چنانچہ بقیہ کاروائیوں کے الگ ہونے کی وجہ سے ہر جانور پر الگ تسمیہ پڑھنے کا وجوب پورا نہیں ہوا اور درمیان میں معتد بہ فاصلہ بھی آتا رہا، لہذا ان وجوہات کی بنا پر بقیہ ذبیحے حلال نہیں ہوں گے۔ اگر ان کاروائیوں کا مشین چلانے والے شخص سے تعلق مان بھی لیا جائے تو بھی ہر جانور پر علیحدہ تسمیہ کا وجوب باقی ہے، کیونکہ یکے بعد دیگرے کئی جانور ذبح کیے جارہے ہیں جن میں سے ہر ایک پر مستقل تسمیہ ضروری ہے۔

حاصل بحث اور جواز کی صورت:

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں جبکہ ذابح کئی ایک ہوں تو سب پر تسمیہ واجب ہے۔ بقیہ صورتیں جو کہ عصر حاضر میں رائج ہیں، انہیں شرعاً معتبر نہیں کہا جاسکتا، باوجودیکہ اس کا متبادل طریقہ بھی موجود ہے جو آگے ذکر ہو گا۔

مشینی ذبح کے قابلِ اعتراض امور درج ذیل ہیں:

1. جانور کو ذبح سے قبل بے ہوش (Stun) کرنا۔
2. مشینی چھری کے ذریعے ذبح کرنا، جس میں بعض اوقات تمام رگیں نہیں کٹتیں۔
3. مشینی ذبیحے پر تسمیہ پڑھنے کا مسئلہ

البتہ مشینی ذبیحے میں ان امور کا متبادل یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان مراحل میں بے ہوشی کا عمل ترک کر دیا جائے یا کم از کم ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ یہ یقین حاصل ہو جائے کہ بے ہوشی کی صورت میں جانور کی موت قطعاً واقع نہیں ہو گی اور یہ بھی کہ اسے اضافی تکلیف نہیں ہو گی، کیونکہ حدیثِ مبارکہ میں اس کی ممانعت ہے۔

ثانیاً یہ کہ مشینی چھری نکال کر مسلمان یا صحیح معنوں میں اہلِ کتاب ذابحین مقرر کیے جائیں جو تسمیہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے ذبح کریں۔

اگر مشینی چھری کی ضرورت پھر بھی پڑے تو علماء معاصرین اس کا متبادل یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ایسا طویل دھاری دار آلہ بنایا جائے جس کی دھار کے سامنے کئی جانور رکھے جائیں اور ایک تسمیہ کے ساتھ یکبارگی سب ذبح کر دیے جائیں۔

بہر حال مذبح خانوں کے ان مشینی ذبح کے مراحل میں چند ترمیمات کے ذریعے سے حلال اور طیب گوشت فراہم کیا جاسکتا ہے، جن سے کاروبار کی رفتا میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا اور شریعتِ اسلامیہ کی حدود بھی پامال نہیں ہوں گی۔

والله يوفّقنا إلى الحق و الصواب

مفتی محمد ابراہیم

Muftiibrahim1997@gmail.com